(۲) بعض لوگ چھ پائلی (ایک پیمانہ) دھان دیکر چار مہینے کے بعد ۱۲ پائلی لیتے ہیں کیا یہ سود میں داخل ہے؟
(۳) ہماری برادری کوکن میں شادی کی تقریب میں باجہ بجوایا جاتا ہے اور شب گشت میں اس کی زینت کیلئے اکھاڑا بلایا جاتا ہے کیا اس موقع پر اکھاڑے کی آمدنی کا پیسہ مسجد کا گنبد بنانے یا کسی اور نیک کام میں صرف کرنا جائز ہے؟

حاجی محمد ہرزک - قلابہ - بمبئی

جواب:- (۱) بلاشبہ گائے کا ایسا بچہ حلال ہے اور اس کا کھانا جائز ہے۔ جب یہ بچہ گوشت کے بجائے گھاس کھاتا ہے اور شکل وصورت بھی گائے جیسی رکھتا ہے اور کتے کی طرح بولتا بھی نہیں اور نہ اس کی طرح زبان سے پانی پیتا ہے تو محض دم کتے جیسی ہونے کی وجہ سے نہ حرام یا مکروہ ہوسکتا ہے اور نہ مشکوک۔ گائے شرعاً حلال اور طیب ہے تو اس کی نسل بھی حلال طیب ہوگی۔

(۲) یہ صورت سود میں داخل ہونے کی وجہ سے ناجائز اور ممنوع ہے خواہ یہ معاملہ بیع وشرا (خرید وفروخت) کی صورت میں ہو یا قرض اور ادھار کی شکل میں بہرصورت ممنوع ہے۔ ہاں قرض کی صورت میں اگر قرض دہندہ دوگنا، یا اصل سے کچھ زیادہ لینے کی شرط نہ لگائے نہ زیادہ دینے اور لینے کا دستور ورواج ہو اور نہ قرض لینے والا اصل سے زیادہ واپس کرنے کا وعدہ کرے بلکہ محض اپنی خوشی سے بغیر شرط کے اور بغیر دستور ورواج کے اور بغیر وعدہ کے کچھ زیادہ دیدے تو قرض دہندہ کیلئے اس کا لینا بلا شک وشبہ جائز ہوگا۔ تفصیل مع دلیل بخاری ص۳۲۱ج۱ ومسلم ص— موطا مالک ص۲۸۳ وعالمگیری باب القرض والاستقراض ص۲۶ج۲ والمغنی ص۲ج۴ وفتح القدیر ص— ومحلی للشیخ سلام اللہ قلمی میں ملاحظہ کیجئے۔ اور بیع کی صورت میں یہ معاملہ مطلقاً ناجائز ہے۔ میرے نزدیک احتیاط اسی میں ہے کہ چاول اور دوسرے غلہ جات کو اشیاء ستہ ربویہ کے حکم میں قرار دیکر ان میں بھی ربوی معاملہ سے اجتناب کیا جائے۔

(۳) عید کے دن اور شادی کے موقع پر نکاح کے اعلان اور تشہیر کی غرض سے صرف دف[۱] بجانا جائز ہے (بخاری مسلم عن عائشۃ احمد ترمذی نسائی ابن ماجہ عن ربیع بنت معوذ بن عفراء طبرانی فی الاوسط عن عائشۃ)

---

[۱] قال الامام یحیی دف الملاهی مدور جلده من رق ابیض ناعم فی عرضه سلاسل یسمی الطار له صوت یطرب بحلاوة نغمته وهذا لا اشکال فی تحریمه وتعلق النهی به واما دف العرب فهو علی شکل الغربال خلا انه لا خروق فیه وطوله الی اربعة اشبار فهو الذی اراده صلی اللہ علیه وسلم لانه المعهود حینئذ رنیل الاوطار الدف ویقال له ایضاً الکربال هو الذی لا جلاجل فیه فان کانت فیه فهو المزهر (فتح الباری) خلاصہ یہ ہے کہ حدیثوں میں جس دف کے بجانے کی اجازت واباحت وارد ہے وہ چمڑے کی بڑی چھلنی جیسا ہوتا تھا چھلنی اور دف میں فرق صرف اس قدر ہوتا ہے کہ چھلنی میں چھید ہوتے ہیں اور دف بغیر چھید کے ہوتا ہے۔